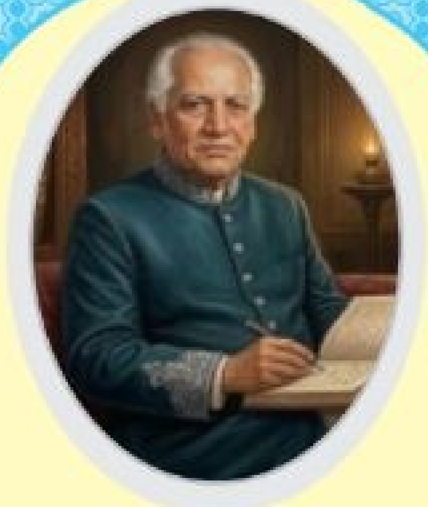

فیض احمد فیضؔ
(۱۹۱۱ء۔ ۱۹۸۵ء)

فیض احمد فیضؔ سیال کوٹ کے ایک گاؤں کالا قادر میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد چودھری سلطان محمد خاں بار ایٹ لا، سیال کوٹ کے وکیل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے چیئر مین تھے۔ فیض احمد فیضؔ نے عربی، فارسی، اُردو، حفظِ قرآن اور مذہبی تعلیم مولوی ابراہیم میر سیال کوٹی کے مکتب سے حاصل کی۔

میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ مرے کالج سیال کوٹ سے انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج، لاہور میں داخل ہوئے۔ یہاں سے انگریزی میں ایم۔اے کیا اور بعد میں اورینٹل کالج سے عربی میں ایم۔اے کیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد فیضؔ ایم۔اے۔او کالج، امرتسر میں انگریزی کے استاد کی حیثیت سے وابستہ رہے۔ آپ نے معروف ادبی مجلّے ''ادبِ لطیف'' کی ادارت بھی کی۔ اس کے بعد ہیلے کالج میں انگریزی بھی پڑھاتے رہے۔ اسی دوران میں ان کا پہلا شعری مجموعہ ''نقشِ فریادی'' شائع ہوا۔ اس دور میں فیضؔ نے ایک برطانوی نژاد خاتون ''ایلس جارج'' سے شادی کی جنھوں نے قدم قدم پر فیضؔ کا ساتھ دیا۔

جنگِ عظیم دوم کے دوران میں فیض فوج میں ملازم ہوئے اور پانچ سال کے بعد استعفیٰ دے کر لاہور آ گئے۔ آپ روز نامہ ''امروز''، ''پاکستان ٹائمز'' اور ''لیل و نہار'' کے مدیر بھی رہے۔ امورِ ثقافت و وزارتِ تعلیم پاکستان کے مشیر رہے۔ فلسطینی رہنما یاسر عرفات کی زیرِ نگرانی بیروت سے شائع ہونے والے افرو ایشیائی سہ ماہی مجلّے ''Lotus'' کے مدیر اعلیٰ رہے۔ نومبر ۱۹۸۱ء میں پاکستان واپس آ گئے۔ فیض نے جہاں اور جس عہدے پر بھی ملازمت کی، شعر و شاعری کا سلسلہ ساتھ ساتھ جاری رکھا۔

ان کی اہم تصانیف میں ''نقشِ فریادی''، ''دستِ صبا''، ''دستِ تہِ سنگ''، ''سرِ وادیِ سینا''، ''شامِ شہرِ یاراں''، ''مرے دل، مرے مسافر'' اور ''غبارِ ایّام'' شامل ہیں جو ان کی وفات کے بعد ''نسخہ ہائے وفا'' کے نام سے یکجا شائع ہوئیں۔ فیضؔ کی شاعری کا امتیازی پہلو یہ ہے کہ اُنھوں نے پرانی علامتوں کو نئے نئے معنی دیے اور فکر و خیال سے سیدھے سادے الفاظ و تراکیب اور تشبیہات و استعارات کو اتنی خوب صورتی سے استعمال کیا کہ ان میں نئی معنویت پیدا کر دی یعنی انھوں نے نہ صرف قدیم اُردو شاعری کی روایات سے فائدہ اٹھایا بلکہ جدید شعری سرمائے سے بھی بھر پور استفادہ کیا ہے۔ سوز و گداز فیضؔ کی شاعری کا خاص پہلو ہے۔

www.ilmkidunya.com

سبق: ۱۵

نثار میں تیری گلیوں کے۔۔۔

تدریسی مقاصد:

- ☆ جذبۂ حب الوطنی اور ظُلم کے خلاف مزاحمت کے مفہوم سے روشناس ہونا
- ☆ ترقی پسند تحریک کے بنیادی تصورات سے آگاہی حاصل کرنا
- ☆ فیض احمد فیض کے اسلوب (سادگی، اثر آفرینی اور انقلابی لہجہ) کا مطالعہ کرنا

www.ilmkidunya.com

نثار میں تری گلیوں کے اے وطن کہ جہاں
چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اُٹھا کے چلے
جو کوئی چاہنے والا طواف کو نکلے
نظر چُرا کے چلے، جسم و جاں بچا کے چلے

ہے اہلِ دل کے لیے اب یہ نظمِ بست و کشاد
کہ سنگ و خشت مقیّد ہیں اور سگ آزاد(۱)

بہت ہے ظلم کے دستِ بہانہ جُو کے لیے
جو چند اہلِ جنوں تیرے نام لیوا ہیں
بنے ہیں اہلِ ہوس، مُدعی بھی منصف بھی
کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں

مگر گزارنے والوں کے دن گزرتے ہیں
ترے فراق میں یوں صبح و شام کرتے ہیں

۱۔ سنگ ہارا بستند وسگاں را کشادند (شیخ سعدیؒ)

بجھا جو روزنِ زنداں تو دل یہ سمجھا ہے
کہ تیری مانگ ستاروں سے بھر گئی ہو گی
چمک اُٹھے ہیں سلاسل تو ہم نے جانا ہے
کہ اب سَحَر ترے رُخ پر بکھر گئی ہو گی

غَرَض تصوّرِ شام و سحر میں جیتے ہیں
گرفتِ سایۂ دیوار و در میں جیتے ہیں

یونہی ہمیشہ اُلجھتی رہی ہے ظلم سے خَلق
نہ اُن کی رسم نئی ہے نہ اپنی رِیت نئی
یونہی ہمیشہ کھلائے ہیں ہم نے آگ میں پھول
نہ اُن کی ہار نئی ہے نہ اپنی جیت نئی

اِسی سبب سے فلک کا گلہ نہیں کرتے
ترے فراق میں ہم دل بُرا نہیں کرتے

گر آج تُجھ سے جُدا ہیں تو کل بہم ہوں گے
یہ رات بھر کی جُدائی تو کوئی بات نہیں
گر آج اَوج پہ ہے طالعِ رقیب تو کیا
یہ چار دن کی خدائی تو کوئی بات نہیں

جو تجھ سے عہدِ وفا اُستوار رکھتے ہیں
علاجِ گردشِ لیل و نہار رکھتے ہیں

(دستِ صبا)

www.ilmkidunya.com

مشق

۱۔ نظم کے متن کے مطابق درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف) شاعر کے نزدیک وطن کی گلیوں میں کیا رسم چل نکلی ہے؟

(ب) اہلِ دل کے لیے کون سا نظام رائج ہو چکا ہے؟

(ج) اہلِ ہوس کیا بن گئے ہیں؟

(د) روزنِ زنداں کے بجھنے پر شاعر نے کیا ردِعمل دیا؟

(ہ) شاعر نے طالعِ رقیب کے بارے میں کیا کہا ہے؟

۲۔ نظم کے متن کے مطابق درست جواب کا انتخاب کریں۔

(الف) وطن میں سر اٹھا کر چلنے کی چلی ہے:

(i) ہوا (ii) لہر (iii) رسم (iv) ادا

(ب) وطن کے چاہنے والے طواف کو نکلتے ہیں تو چُرا کر چلتے ہیں:

(i) دل (ii) نظر (iii) آنکھ (iv) پہلو

(ج) سنگ و خشت مقید ہیں اور آزاد ہیں:

(i) چور (ii) ڈاکو (iii) سگ (iv) لٹیرے

(د) گزارنے والوں کے گزرتے ہیں:

(i) قافلے (ii) ایام (iii) مہینے (iv) دن

(ہ) اس نظم کے شاعر ہیں:

(i) علامہ محمد اقبالؒ (ii) ظفر علی خاں (iii) فیض احمد فیضؔ (iv) حسرتؔ موہانی

۳۔ درج ذیل اشعار کی تشریح کریں اور موضوع کے مطابق حوالہ جات/اشعار وغیرہ شامل کریں:

بہت ہے ظلم کے دستِ بہانہ جُو کے لیے
جو چند اہلِ جنوں تیرے نام لیوا ہیں
بنے ہیں اہلِ ہوس، مدّعی بھی منصف بھی
کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں

۴۔ اس نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

www.ilmkidunya.com

۵۔ اس نظم میں استعمال ہونے والے مرکبات کی نشان دہی کریں اور اُنھیں جملوں میں استعمال کریں۔

۶۔ فیض احمد فیض بہ یک وقت حسن و عشق، رومانویت اور احتجاج و مزاحمت کے شاعر ہیں۔ انھوں نے خوب صورت علامتی انداز میں معاشرے کے پس ماندہ، غربت و افلاس سے مجبور اور محروم طبقے کے لیے بھی آواز اٹھائی۔ فیض کے اشعار کی روشنی میں معاشرے سے غربت اور معاشی عدم مساوات کے خاتمے کے موضوع پر تقریر تیار کریں۔

۷۔ درج ذیل الفاظ کی جمع بنائیں:

رسم، جسم، سگ، ظُلم، مُدعی، وکیل، تصور، خلق، سبب، فلک

۸۔ برصغیر میں آزادی و حریت کے نمایاں کرداروں کی روشنی میں آزادی کی عظمت و اہمیت پر مضمون تیار کریں۔

سرگرمیاں برائے طلبہ:

☆ انٹرنیٹ پر "فیض امن میلا" کی سرگرمیاں دیکھیں اور تبصرہ کریں۔

☆ فیض احمد فیض کی نظم "یاد" انٹرنیٹ سے تلاش کر کے سنیں اور اسے یاد کر کے بزمِ ادب میں سنائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

☆ نظم کا مختصر اور جامع تعارف کرائیں کہ یہ نظم کن سیاسی و سماجی پس منظر میں لکھی گئی۔

☆ طلبہ سے جذبۂ حُب الوطنی کے حقیقی تقاضوں کے حوالے سے سوالات کریں۔

☆ اشعار کی معنوی گہرائی کے لیے استعاروں اور علامتوں کی وضاحت کریں۔

☆ طلبہ سے اُن کے کسی پسندیدہ شعر کی تشریح لکھوائیں۔

www.ilmkidunya.com